لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہ

کاشف الاسرار

بجواب

اشتہار صداقت آثار

انعامی چارسو روپیہ

منشی صادق حسین صاحب مختار سابق سُنّی حال احمدی نے جو اٹاوہ کے مختار ہین۔ بجواب **مطلع الانوار** مصنفہ حقیر سید موسی رضا مختار اٹاوہ ایک اشتہار شایع کیا تھا۔ اوسکے جواب مین یہ رسالہ شایع ہوتا ہے جو جو نمبر دیئے گئے ہین اوسکو اون نمبرونکا جواب سمجھنا چاہئے جو صادق حسین صاحب مختار نے اپنے اشتہار پر نمبر دیا تھا۔ خدا کرے کہ یہ رسالہ موجب ہدایت مسلمین ہو۔

مطبع اصلاح کجھوہ ضلع سارن صوبہ بہار مین طبع ہوا

شیخ عطا حسین
پرنٹر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی سید المرسلین وحبیب
اللہ العٰلمین و الہ الطیبین الطاہرین المعصومین

(۱) امابعد واضح ہو کہ حفاظ اٹاوہ کی درخواست اور طلب ثبوت تشیع پر شیعہ حافظ کے یہ منصفانہ الفاظ مجمع عام مین ہرگز قابل گرفت نہ تھے کہ " درحقیقت شیعہ ہی وہ فرقہ ہی جو ناجی ہے اسی طرح آپ سب حضرات کا عقیدہ اپنے مذہب کے حق ہونیکا ہونا چاہئیے " صفحہ ۳ مطلع الانوار منشی صادق حسین صاحب مختار نے خواہ مخواہ اشتہار شایع کر کے بحث کی بنیاد ڈالدی خود ہی ابتدا کرین اور جواب باصواب پانے پر چراغ پا ہون یہ خلاف انصاف نہین تو اور کیا ہے

۲- قانون پڑھانا اور پریکٹس practice سکھانا دونون امر ایسے نہین ہین کہ خیالات مذہبی مین طوق غلامی ڈال سکین جبکہ وہ خود ہی اپنے آباواجداد اور اوستاد کے مذہب پر نہ رہے۔ ہان لفظ "مدتون" کے بجائے جو خلاف واقعہ ہے لفظ " مہینون " قابل ترمیم ہے جواباً مذہبی خیالات کے اظہار پر ناخوش ہو کر خلاف اخلاق ذاتی حملہ پسندیدہ نہین منشی صاحب کی عمر کا بڑا حصہ اٹاوہ کے واقف کارون مین بھی گذرا ہے جس کے متعلق مین نہین کہ سکتا۔

۳- اول مشتہر صاحب کو اپنی اسناد علمی کسی یونیورسٹی کے علمار کے سامنے پیش کر دینی چاہئیے تھین پھر مجھسے کوئی مطالبہ مناسب تھا کیونکہ اپنی قابلیت وعلمیت کا دعویٰ نہین مگر یہ نہین ہوسکتا کہ اظہار حق سے باز رہون عقلمند کو ما قال پر نظر کرنا چاہئیے نہ من قال پر۔

۴- تقیہ کا طعنہ خارج از بحث ہے جبکا منکر قران کریم واحادیث رسول صلعم کا جھٹلانیوالا

قرار پاویگا اور یہ بحث جداگانہ ہوسکتی ہے اگر ہمت ہو ثبوت تقیہ کو تو مجیب تا زمان خروج امام آخر
الزمان علیہ السلام خود پیش کرتے ہین لہذا اسکی ضرورت نہین معلوم ہوتی بلکہ یہ امر دکھانا چاہئے
تھا کہ ظہور امام علیہ السلام تک تقیہ کرنا لازم نہین ہے۔ واقعہ حضرت ابراہیم علیہ السلام پیش
نظر رکھئے کہ زوجہ کو شدت خوف سے بہن کہنا پڑا صحیح بخاری ص۱۱۸ پارہ ۲۸ التقیہ ثابت
الی یوم القیامۃ لم تکن مختصۃ بعہد رسول اللہ

کنز العمال جلد ۲ ص۲۲ لادین لمن لا تقیہ لہ جو تقیہ نہ کرے اوسکا دین ہی نہین۔

کتاب ایام الصلح ص۱۶۸ جناب مرزا صاحب آیت لا تلقوا بایدیکم الی التہلکہ پیش کرکے
فرماتے ہین "پس ہم گنہگار ہون گے اگر دیدہ و دانستہ تہلکہ کیطرف قدم اوٹھائین گے اور حج
کو جائین گے"۔ اسی کا نام تقیہ ہے جو مشروط بخوف جان و مال ہے۔ اٹاوہ مین کسکے واسطے تقیہ
خدانخواستہ ابھی اسباب نہین ہین۔

۵۔ علم کی فضیلت جو منشی صاحب آج پیش فرماتے ہین اسکا لحاظ بمقام سقیفہ ہوتا تو باب العلم
بنی سلطنت دنیوی سے بھی محروم نہ رہتا اور الفاظ کی گرفت سے کتاب مطلع الانوار رد نہین
ہوسکتی البتہ الہامی کتب کے نمونے قابل دید ہین ملاحظہ ہون "وسائل اور ثمرات پر غور نہین
کیگئی" آئینہ کمالات اسلام مصنفہ جناب مرزا غلام احمد صاحب قادیانی ص۵۴ "لیکن ذرا غور کرنے
سے بخوبی سمجھ مین آجائیگا" ص۳۹۰ توضیح مرام جسپر لفظ الہامی لکھا گیا ہے۔ "و نیز جبریل کی اوترنے
مین کسیقدر توقف بھی وقوع مین آئی ہے" ص۸۸ کتاب مذکور و نیز بلاشبہہ جبکہ بہترین
عمل جہاد فی سبیل اللہ پر حضرات ثلاثہ عامل نہ تھے تو خطاب آیہ استخلاف مین کیسے مراد
لئے جاسکتے ہین۔

۶۔ تفسیر کے نمونے بیضاوی و فتح البیان و جلالین و کشاف سے دکھلائے گئے تھے
جنھون نے وعدہ استخلاف کا پورا ہونا عہد رسول مین قبول کیا ہے۔

۷۔ عہد رسول اللہ مین ان حضرات کی جہاد مین حالت پوشیدہ نہین تھی پھر الٰہی نصرت کی
بارش کس صلہ مین حضرات ثلثہ پر ہوئی اور انسے زیادہ دیگر سلاطین پر بھی بارشین ہوئین تو
کیا وہ مومن قرار دیئے جاسکتے ہین عہد ولید کی فتوحات کے حالات تاریخ الخلفا سیوطی ص۱۵۲

و ۵۳ اپر لکھی ہین۔ قال الذہبی عاش لجہاد فی ایامہ وفتحت فیھا الفتوحات
العظیمہ کا یام عمر بن الخطاب۔ اور یزید نے تو فتح کا خاتمہ ہی کر دیا۔ رسول اللہ صلعم سے
وعدہ بحالت خوف اللہ نے کیا اور پھر نصرت الٰہی کی بارش ایسی ہوئی کہ دنیا کو سیر و سیراب
کر گئی۔ دیکھئے سورہ توبہ پارہ ۱۰ لَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ فِي مَوَاطِنَ كَثِيرَةٍ وَيَوْمَ حُنَيْنٍ
بیشک اللہ نے تمھارے بہت سے موقعوں پر مدد کی اور (خاصکر) حنین کے دن غزوات
بدر۔ احد۔ خندق۔ خیبر۔ حنین وغیرہ وغیرہ مین فتح ہو کر خوف رسول اللہ صلعم کا بالکل
مرتفع ہو گیا استخلاف قومی عمل مین آکر ولیبدلنھم من بعد خوفھم امنا پورا ہو گیا
پس ایفاے وعدہ کیلیے زمانہ قریب کو چھوڑ کر زمانہ بعید سے متعلق قرار دینا خلاف انصاف ہے
اور رو سے زمین پر تو ابھی تک وعدہ پورا نہین ہوا۔ آیہ استخلاف کے حصص جداگانہ پر
خامہ فرسائی نہ فرمائیے علی الخصوص اس امر پر کہ پچھلے کسی نبی کی خلافت کبھی اجماع یا شورے
سے منعقد نہین ہوئی اگر ہونا ثابت ہو تو اب مبلغ سو روپیہ تاوان دینے کو تیار ہون
الفاظ آیہ کما استخلف الذین من قبلھم نے حضرات ثلٰثہ کو وعدہ سے بالکل علحدہ
کر دیا ہے۔ قانوناً بار ثبوت بذمہ مدعی ہوتا ہے پھر منشی صاحب کس اصول قانون سے مستثنیٰ
رہے ہے جو ملکی فتوحات کو نصرت سمجھا ہے اس پر مین نے آیہ فھل عسیتم ان تفسدوا
فی الارض وتقطعوا ارحامکم کو پیش کر دیا ہے اور بخاری شریف کی ایک حدیث حرص
امارت کی بھی پیش کی۔

۴۔ جناب امیر کے الفاظ سے حضرات ثلٰثہ کو منشی صاحب کا سمجھنا تاریخ دانی کا نمونہ ہے کیونکہ
حضرت نے جب یہ الفاظ فرمائے تھے تو تیسری خلافت کا پتہ بھی نہ تھا اور پھر اور بھی تعجب ہے
کہ رسول اللہ صلعم کو کبھی نہ معلوم ہوا کہ یہ وعدہ کی گھٹائین حضرات ثلٰثہ پر برسنے کیلئے ہین
وہ الفاظ مندرجہ شرح نہج البلاغہ یہ ہین ان ھذا الامر لم یکن نصرہ ولا خذلانہ
بکثرۃ ولا قلۃ وھو دین اللہ الذی اظھرہ وجندہ الذی اعزہ وایدہ حتی
بلغ وطلع حیث طلع نحن علی موعود من اللہ فاللہ منجز وعدہ۔ جناب امیر نے
تو اپنے آپ کو موعود فرمایا ... [illegible]

اور جنگ احد مین باوجودیکہ تعداد مسلمانونکی زیادہ تھی مگر بھاگ گئے اور قلیل ثابت قدم رہکر فارغ ہوئے اسی کو یاد دلایا کہ اشاعت و فتح اسلام قلت و کثرت پر نہین ہے اور جبکہ حضرت علیؑ حضرات شیخین کو حسب روایت صحیح مسلم جلد ۲ صفحہ ۹۱ اثماً۔ خائناً۔ غادراً۔ کاذباً خود بقول حضرت عمر سمجھتے تھے تو موعود من اللہ کیونکر اون کو مان سکتے ہین جنگ ہوک مین معاذ بن جبل نے بعیت تمامی لشکر بمقابلہ نصاریٰ روم اسی آیہ استخلاف کو پڑھا تھا و اقعہ ص ۲۶۳ اوسوقت تو حضرات ثلثہ پر باران نصرت کا امساک تھا آخر وعدہ استخلاف کی خبر حضرات ثلثہ مین سے کسی کو کسیوقت تو ہوئی ہوتی جسکو وہ بیان فرماتے۔ پہلے اشتہار مین تو اپنے لکھا تھا سوم چونکہ اس وقت خلافت راشدہ کے اولین مخاطب اصحاب رسول اکرم ہین اسلیئے ضرور ہوا کہ خلافت موعودہ کی ابتدا اصحاب کرام سے ہو اور زبان عرب کے قاعدہ جمع کے لحاظ سے اصحاب رسول مین کم سے کم تین اصحاب کے وجود مین اس خلافت موعودہ کا وعدہ پورا ہوا۔

اور اس اشتہار مین لکھتے ہین در حضرات اہلسنت یہ نہین کہتے کہ انعقاد خلافت ابوبکر اس آیت کی بنا پر ہوا بلکہ یہ کہتے ہین کہ آپکے عہد خلافت مین جو الٰہی نصرتین بارش کی طرح برسین اونسے ظاہر ہوا کہ حضرت ابوبکر آیت استخلاف کے مصداق و موعود خلیفہ ہین۔ پھر واضح ہو کہ ہمنے بھی یہ آیت چودھوین صدی مین خلافت ابوبکر سے متعلق نہین کی بلکہ سب سے پہلے شخص اس آیہ کو خلافت خلفائے ثلثہ سے متعلق کرنے والے جناب امیرؑ ہین جیسا کہ علامہ میثم کے شرح نہج البلاغہ سے ظاہر ہے"

مگر افسوس ہے کہ جسوقت اس خلافت کا ذکر جناب امیرؑ کے سامنے کیا گیا کہ آپکو خلیفہ رسول بلاتے ہین تو حضرت نے فرمایا۔ سرع ما کذبتم علی رسول اللہ فرجع فابلغ الرسالہ فبکی ابوبکر طویلاً فقال عمر الثانیتان لا تمہل ھذا لتخلف عنک بالبیعہ فقال ابوبکر لقنفذ عد الیہ فقل لہ امیر المومنین یدعوک سایع فجاءہ قنفذ فادی ما امر فرفع علی صوتہ فقال سبحان اللہ لقد ادعی ما لیس لہ فرجع قنفذ فابلغ الرسالہ فبکی ابوبکر طویلاً ص ۲۱ کتاب الامامۃ والسیاسۃ ابن قتیبہ۔

جس سے معلوم ہوا کہ جناب امیرؑ تو اس دعوی خلافت و امارت مین ابو بکر صاحب کو کاذب سمجھتے تھے۔ پھر یہ کہنا کہ سب سے پہلے شخص اس آیہ کو خلافت خلفائے ثلثہ سے متعلق کرنے والے جناب امیرؑ ہین کہانتک درست ہو سکتا ہے۔

اس طرز خاص کے موجد شاہ ولی اللہ صاحب ہین جنھون نے ازالۃ الخفاء صـ۲۱ مین اسکو لکھا۔ مگر افسوس کہ آپنے اونکے مطلب سمجھنے مین غلطی کی۔ کیونکہ وہ تو اسکے مدعی ہین خلافت حضرت سید المرسلین امرے بنست کہ ایشان عامہ را مکلف ساختہ باشند فقط لیس اگر بحسب امر عمل کردند مطیع شدند و اگر عصیان ورزیدند مستوجب عقوبت گشتند صـ۲۴۔

جسکا مطلب یہ ہے کہ امر تقدیری تھا جو ہو گیا اس سے کسیکو انکار نہین اگر آپ کتب کلامیہ دیکھے ہوتے تو معلوم ہوتا اوس زمانہ کے جو سنیون نے ہر طرح اسکی خبر دی خود ابو بکر سے کہا ابو بکر نے بھی اس راز کو حضرت سے چھپایا۔ بہتون نے کہا خود رسول اللہ نے خواب دیکھا کہ ہمارے بعد ابو بکر آئے ہین اور ڈول کھینچتے ہین۔ پھر عمر آتے ہین اور وہ بڑے زور و شور سے ڈول چلاتے ہین اور عثمان کے ہاتھ مین آکر وہ ڈول ٹوٹ جاتا ہے۔ مگر حضرت یہ نہین فرماتے کہ یہ خلافت حق ہو گی۔ پھر جناب امیرؑ کے اس کہنے سے کہ ہملوگون سے وعدہ نصرت خدا نے کیا ہے اور ہملوگونکو وہ زمین کا خلیفہ بنائیگا آپکو کیا فائدہ ہو سکتا ہے وہ سب وعدے اپنی جگہ پر ہین اون سے نہ کسی کی حقیت ثابت ہوتی ہے نہ اوس سے کوئی فائدہ نکل سکتا ہے بجز اسکے کہ ایک پیشینگوئی تھی جو پوری ہوئی جس طرح یہ پیشینگوئی پوری ہوئی کہ بنی امیہ مثل بندرونکے منبر رسول پر اوترکو درہے ہین۔

۹۔ ایک امام فخر الدین رازی کا حضرت علی کو وعدہ الٰہی سے بوجہ تعصب خارج سمجھنا شیعون پر حجت نہین اور نہ اجماع اہلسنت کو توڑ سکتا ہے ایسا قول تو حدیث رسول کے بھی خلاف ہے کہ رسول اللہ کے بعد بارہ خلیفون کا ہونا لازمی ہے و نیز حدیث صحیح ترمذی جلد ۲ صـ۳۵ کے خلاف ہے قال رسول اللہ الخلافۃ فی امتی ثلاثون سنہ کو جھٹلانا ہوا ہے رسول صلعم نے فرمایا کہ میری امت مین خلافت تیس سال تک رہیگی۔ پس اگر حضرت علیؑ کی خلافت تسلیم نہ کی جاوے تو تیس سال پورے نہین ہو سکتے اور

جنگ نہروان و جنگ جمل و جنگ صفین مین بہی نصرتون کی بارش ہوئی تہی جسپر غور
ہنین کیا گیا۔

۱۰۔ منشی صاحب نے جس نیت سے زبان عربی مین خط لکہا ویساہی عربی زبان مین جواب دیدیا
گیا تہا مگر مزید اطمینان کیلئے بارہ دیگر عرض ہے کہ ریویو آف ریلیجنس نمبر ۲ جلد ۱۱ صفحہ ۲۷۱
یہ عبارت ضرور موجود ہے کہ "غیر مبایعین سے جو ہمارا اختلاف دربارہ مسئلہ نبوت ہے
اوس مین ہم تو کہتے ہین کہ حضرت اقدس سنہ ۱۹۰۱ء سے پہلے نبوت کی تعریف جو کچھ
سمجہا کرتے تہے اوسکی بنا پر اپنے تئین غیر نبی قرار دیتے تہے اور پہر سنہ ۱۹۰۱ء کے بعد
تعریف نبوت آپ پر کہول گئی اسی بنا پر اپنے آپکو نبی فرمانے لگے۔" یہ عبارت ملتان
نہ ہو تو مبلغ دو سو روپیہ تاوان اور لیجئے۔ کہئے وعدہ مین کچھ نام کی صفت دکھلانے
کا ارادہ بہی ہے ؟ -

۱۱۔ نمونہ حدیث دانی ایک مدعی علم و کمال کا ظاہر ہے حضرت ام سلمہ کے الفاظ
فقلت یا رسول اللہ الست من اہل البیت پس عرض کیا ام سلمہ نے کہ کیا مین
اہلبیت سے نہین ہون قال انک الی خیر انک من ازواج النبی۔ جواب
مین فرمایا کہ تم خیر کی طرف ہو تم تو ازواج نبی مین سے ہو۔ یہ صاف صاف صورت
نفی کی ہے کسی فقرہ کا ترجمہ یہ نہین ہو سکتا کہ تو اہلبیت ہونے مین بہتری پہ ہے
کیونکہ تو ازواج نبی سے ہے نمبر ۳ مندرجہ صفحہ ۲۴ قالت ام سلمہ فانا معہم
یا نبی اللہ پس کہا مین ان اہلبیت مین شریک ہون قال انت علی مکانک و انک
علی خیر۔ جواب مین فرمایا کہ تم اپنی جگہ پہ ہو اور تم خیر پہ ہو۔ یہ صورت نفی کی ہے پہر
حدیث نمبر ۴ مندرجہ صفحہ ۲۹ مین جب حضرت عائشہ نے نزدیک جاکر کہا و انا من
اہلبیتک کیا ہم آپکے اہلبیت سے ہین فقال تنحی انک علی خیر۔ جواب مین فرمایا دور
ہو جا (ہٹ جا) تو خیر پہ ہے پس کسی بی بی کو داخل کسا نہ کرنا بلکہ جب نزدیک گئین تو
حکم علحدہ رہنے کا دینا صاف اور قطعی دلیل اخراج ازواج از اہلبیت ہے نمبر ۵
صفحہ ۲۲ قول رسول سے نزول آیہ تطہیر پانچ شخصونکے لئے ہے۔ جنکے نام کی صراحت

بھی فرمادی پھر ازواج کیسے شامل آیہ تطہیر ہو سکتی ہین رسول اللہ صلعم نے ان ازواج کے سوال پر لفظ نعم (ہان) نہ فرمایا بلکہ ایسا لفظ فرمایا کہ نفی بھی ہو جاوے اور اونکو ملال بھی نہ ہو۔ سوال تو اہلبیت مین شرکت کا تھا اور جواب ملا کہ تم تو ازواج نبی ہین ہو کیا اسکے یہ معنی نہین ہین کہ تم اہلبیت مین نہین ہو۔

۱۲۔ سورہ احزاب کی عبارت پر غور نہین کیا گیا آیہ تطہیر کے ماقبل ضمائر تانیث اَطِعْنَ اللہ وَ اٰتِیْنَ الزکوٰۃ اور آیہ مذکور کے بعد بھی ضمائر تانیث واذکرن۔ بیوتکن مین وارد ہین لیکن اس آیہ تطہیر مین ضمائر کم جمع مذکر ہین جس سے صورت امتیازی اخراج ازواج از اہلبیت حاصل ہے۔

۱۳۔ صد۲۲ کے ترجمہ مین لفظ "فرمایا" کے ماقبل لفظ "نہ" اضافہ فرمائی جو سہو کاتب سے رہ گیا ہے بس صحیح الفاظ ترجمہ "حضرت نے فرمایا کہ (ہان)" ہوئے اور جس مقام سے مین نے نقل کیا ہے اوسکو مجھسے طلب فرماکر دیکھ لیجئے اصلاح نمبر۹ جلد۲ صد۵ سطر۱۰ منشی صاحب تو عربی دانی کے مدعی ہین۔ الفاظ عربی صد۱۳ سطر۳ مطلع الانوار بغور دیکھے ہوتے تو باسانی سمجھ مین آجاتا وھو ھذا فقلت یارسول اللہ وانا ا سپر مین (ام سلمہ نے عرض کیا کہ ہم بھی اہلبیت مین شامل ہین) قالت فواللہ ما انعم تو ام سلمہ کہتی ہین کہ حضرت نے نہ فرمایا (ہان) وقال انک علی خیر اور کہا کہ تو خیر پر ہے۔ مزید حدیث دانی کا نمونہ الہامی کتاب آئینہ کمالات اسلام صد۳۰۳ مین جناب مرزا صاحب اپنے زمیندار ہونکو علامت امام آخر کی حدیث نبویہ سے فرماتے ہین احادیث نبویہ مین صاف لکھا ہے کہ آخری زمانہ مین ایک مؤید دین وملت پیدا ہوگا اور اوسکی یہ علامت ہوگی کہ وہ حارث ہوگا یعنی زمیندار ہوگا، حدیث کے صحیح یا غلط ہونے سے ہمین مطلب نہین ہے لیکن لفظ حارث کے معنی زمیندار کے جناب مرزا صاحب نے کس لغت سے لئے ہین البتہ کھیتی کرنیوالے کو (حارث) کاشتکار کہتے ہین منتہی الارب۔ قاموس۔ غیاث۔ نفاس۔ اللغات ملاحظہ طلب ہین۔ بابت صد۳۲ عرض ہے کہ جو صاحب مستحسن نے اصل مخاطب حضرت ابراہیم کو قرار دیا ہے یا حضرت سارہ جو اونکی رشتہ مین بہن بھی ہین وابراہیم دونون کو مخاطب تحریر فرمایا ہے

اسپر آپ کو اعتراض کیون ہے حضرت ابراہیم کو قرآن کریم مین امت فرمایا گیا ہے ان ابراھیم کان امة قانتا للہ حنیفا تو تعظیماً ضمیر مذکر بحکم بصیغہ جمع استعمال ہونا محل اعتراض نہین ہوسکتا دیکھئے کتاب مختصر المعانی ومطول فی بحث المسند والمسند الیہ ونیز اسکی تائید مین آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۲۲ مصنفہ جناب مرزا صاحب کوئی شخص کسی ذاتی غرض سے آیہ شریعت مین جملہ رشتہ داران رسول صلعم کیساتھ ابوجہل تک کو داخل اہلبیت کرسکتا ہے لیکن اہل الطہارت مندرجہ آیہ شریفہ صرف خمسہ نجبا ہین جنکو رسول کریم نے گلیم مین لیکر بار ہا فرمایا اللھم ھولاء اھلبیتی فطھرھم تطھیرا۔ یہ تخصیصی صورت ہے اور اونھین سے تمسک کا حکم رسول اللہ نے دیا ازواج پر تو عتاب بھی اللہ تعالے نے فرمایا ہے اونکو طلاق کی دہمکی بھی دیگئی ہے سورۂ تحریم وغیرہ ملاحظہ فرمائیے یا ائمہ ازواج اہل الطہارت کیونکر ہوسکتی ہین صفحہ ۵۴

۱۴۔ ترجمہ مین مجھسے غلطی کا ہوجانا مضحکہ یا جائے تعجب نہین جبکہ کتاب امام الصلح صفحہ ۴۱ پر جناب مرزا صاحب تحریر فرماتے ہین "مین نے براہین احمدیہ مین غلطی سے توفی کے معنی ایک جگہ پورا دیئے کے ہین" ونیز آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۳۵۲ مین جناب مرزا صاحب تحریر فرماتے ہین "جب کوئی رسول یا کوئی نبی اپنے نفس کے جوش سے کسی بات کو کرنا چاہتا ہے تو شیطان اوس مین بھی دخل دیتا ہے" اصل حدیث پر تو کوئی اعتراض نہین ہے شاہ ولی اللہ صاحب و نواب صدیق حسن صاحب حضرت محمد بن الحسن العسکری کو سنی مانتے ہین یہ اونکا ذاتی اعتقاد ہے جو مفید یقین نہین اون حضرت کا زندہ و موجود بجسد عنصری ہونا ہمنے مطلع الانوار مین متعدد احادیث کتب اہلسنت سے ثابت کیا ہے جسکو نظر تعمق سے ملاحظہ نہین کیا گیا۔ ورنہ معلوم ہوتا کہ عدم العلم مستلزم عدم شے کو نہین ہوتا پس حضرت خضر والیاس وادریس بموجب کتاب مشکوۃ و صحیح ترمذی و صحیح مسلم وطبری جلد ۲ صفحہ ۱۶۹ ابتک زندہ و موجود ہین لیکن اونکا بھی علم نہین کہ کہان ہین وجبی عیسیٰ کو بھی زمانہ دراز کے بعد لوگون نے زندہ دیکھا ایسے حضرت امام کو بھی لوگون نے دیکھا اور ملاقات کی۔

۱۵۔ ہر سہ سوالون کے جوابون کو روایات احاد قرار دیکر ٹالنا چاہا ہے لیکن کون

نہین جانتا کہ خبر واحد پر خود اہلسنت کی بنیاد ہے جسکے راوی صرف حضرت ابو بکر صاحب ہین کہ گروہ انبیا کا نہ کوئی وارث ہوتا ہے اور نہ وہ خود کسی کے وارث ہوتے ہین کیا یہ قول احاد نہین ہے اور یہ حدیث قرآن کریم و توریت و عقل انسانی کے بالکل خلاف ہے جسکو اہلسنت نے عقاید مین داخل کر لیا مگر الحمد للہ کہ خود جناب مرزا غلام احمد صاحب مدعی نبوت اپنے رسالہ آئینہ کمالات اسلام کے صفحہ ۳۴۶ پر تحریر فرماتے ہین "مین اس بات پر راضی ہون کہ جسقدر دنیا کی جائیداد یعنی آراضی وغیرہ وراثتاً میرے قبضہ مین آئی ہے بحالت دروغگو نکلنے وہ سب اوس پادری یا پنڈٹ کو دیدونگا" پس یہ قول مرزا صاحب کا حدیث لا نورث و لا نورث کے خلاف ہے اس میرے سوال مندرجہ صفحہ ۲ کی اہمیت اور بڑھ گئی لہذا اگر کوئی عدم وراثت انبیا کو (جس سے حضرت ابو بکر صاحب نے فاطمہ کو محروم الارث قرار دیا) آیت قرآنی و حدیث صحیح قطعیۃ الدلالت سے ثابت کر دیگے تو اب مین مبلغ سو روپیہ تاوان ادا کرنیکو تیار ہون۔ خود جماعت احمدی کی بنیاد حدیث لا مہدی الا عیسیٰ مندرجہ صفحہ ۱۴۶ ایام الصلح پر ہے جسکو اہلسنت بہی موضوع قرار دیتے ہین۔

(۱۶) کسی محقق شیعہ نے علی کو وعدہ استخلاف سے خارج نہین کیا۔ ہان وعدہ کے ایفا کا زمانہ روے زمین پر بعہد صاحب الزمان ضرور تسلیم کرتے ہین جو کتب اہلسنت مثل ینابیع المودۃ صفحہ ۴۲۲ و شرح مشکوۃ صفحہ ۱۷ مین بھی موجود ہے۔ جسکی تردید منشی صاحب بھی نہین کر سکتے تفسیر البیان مین بصفحہ ۲۳۰۔ یدلا عن الکفار وھو وعد یعم جمیع الامۃ و قیل ھو خاص بالصحابۃ ولا وجہ لذالک۔ یعنی خلیفہ کریگا حق سبحانہ تعالےٰ انہین اہل اسلام کو عوض مین کفار کے اور یہ ایسا وعدہ ہے کہ عام ہے جمیع امت کو اور کہا گیا کہ وہ خاص ہے ساتھ صحابہ کے اور اسکی کوئی وجہ نہین ہے۔

(۱۷) منشی صاحب نے آیہ استخلاف کے موعود کم از کم تین اصحاب رسول بتلائے تھے اسکے جواب مین ہمنے معاویہ۔ عبد اللہ بن زبیر و مروان صاحبان اصحاب رسول کو پیش کیا ہے جنکو حکومت ارضی ملی تھی یہ حضرات موخر الذکر اعمال صالحہ بجا لانیکے باعث اگر خارج از وعدہ

ہین تو پھر ایمان حضرات ثلثہ بھی تو معرض بحث ہے شیعہ ضرور یہ مانتے ہین کہ جیسے حضرت
معاویہ عبداللہ۔ مروان۔ ولید۔ یزید۔ وعبدالملک صاحبان کو سلطنت ارضی ملی و بیعت
حضرات ثلثہ کو بھی ملی تھی اور اونسے بھی پہلے سلطنت ارضی فرعون ونمرود وشداد
کو بھی مل چکی ہے تو ایسی سلطنت باعث اثبات ایمان نہین ہوسکتی تاریخ الخلفا سیوطی
صـ۱۴۳ وکنز العمال جلد ۶ صـ۶۲ مین حضرات ابوبکر۔ عمر۔ عثمان۔ معاویہ یزید سفاح
سلام منصور۔ جابر۔ مہدی۔ امین۔ وامیر العصب صاحبان کو صالح اور بے مثل
بقول حضرت عبداللہ ابن عمر لکھا ہے۔

۱۸۔ دوسرے سوال کے جواب مین احادیث متعدد لکھ دیگئی ہین اب جو چاہے
اقوال وافعال رسول صلعم کو قبول کرے اور جو چاہے قول وفعل عکرمہ کا پابند
ہوجائے رسول اللہ تو مہینون خانہ سیدہ پر تشریف لیجاتے رہے اور الصلوۃ یا اہل
البیت اور السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ الصلوۃ رحمکم اللہ انما یرید اللہ الخ فرماتے رہے
لیکن منشی صاحب کو عکرمہ کی منادی پسند آئی لکم دینکم ولی دین قول مستحسن صـ۱۴۱
پر عکرمہ کو ناصبی وکاذب لکھا ہے۔ میزان الاعتدال تہذیب التہذیب وغیرہ ملاحظہ ہو

۱۹۔ مباہلہ کی صورت منشی صاحب نے تجویز کی ہے اوسکے جواب مین ہم کہتے ہین۔ کہ جب
اوس عکرمہ خارجی کو کسی نے قابل مباہلہ سمجھا تو آپ اوسکی کیا تقلید کر سکتے ہین پہلے
اپنے امام وقت سے اجازت لیکر شایع کرین تو مین بھی اسکے متعلق کچھ عرض کرون۔
ورنہ مرزا صاحب سے جو مقابلہ ہوا وہ آپکو معلوم ہے اور خواجہ حسن نظامی جو آپکے امام وقت خود
کو چیلنج دیا وہ بھی آپکو معلوم ہے پھر ایسی باتین بنانے سے کیا فائدہ اگر اسکا نام عکرمہ خارجی
تھا تو اوسکا اعلان کر دیجئے پھر بسم اللہ ایک میعاد مقرر فرماکر مجھے بھی اطلاع دین اور
میرے واسطے بد دعا کرین اور نتیجہ کے منتظر رہین خدا اپنے سچے دین کی ضرور حمایت کریگا۔
اور اگر بالاعلان ہی مباہلہ منظور ہو تو بھی مین حاضر ہون بشرطیکہ شورش اور نقض امن کی
ذاتی ذمہ داری بر صلح پسند صاحبان کم از کم پانچ مثل شیخ عنایت حسین صاحب مختار و مولوی
حکیم سید وصی علی صاحب و مولوی ظہور الحق صاحب و حکیم شفیع اللہ صاحب و حکیم سید فرمان حسین صاحب احمدی

کی موجودگی مین ہو جاوے علمار کو مخاطب صرف عالم ہی کر سکتا ہے منشی صاحب کا مقصد عرصہ سے
اہلسنت کو شیعون سے لڑا کر عام شورش کے ذریعہ سے اپنی جماعت کی ترقی کرا لینا ہے اسپر بھی تشفی
نہ ہو تو اپنے موجود الوقت امام صاحب کو معہ جماعت بمقام کجہوہ ضلع سارن پہونچا دیجیے وہان مقدس
گروہ سے مباہلہ ہو جائیگا اس سے زیادہ آسان صورت ہم یہ بتاتے ہین کہ آپ اپنے امام وقت سے اس مضمون کا خط
منگا دین کہ ہم مباہلہ کیلئے تیار ہین تو پھر اور مرحلہ طے کیا جائیگا۔ فی الحال کافی ہے جسکی تردید مین منشی صاحب
نے کوئی ثبوت نہین دیا اس سوال کے جواب مین شیعون کی طرف سے غایت المقصود۔ ورد المقصود۔ دلیل الفرقہ
رسالہ صاحب العصر والزمان چھپ چکے ہین۔ منشی صاحب کچھ تردید مین پیش کرینگے اوسوقت
ہم بھی کتب مذکورہ سے لکھین گے۔ ہان نمونہ سفید جھوٹ کا ناظرین دیکھ لین کہ ص۴۲ سے ص۹۲
تک مطلع الانوار مین ثبوت دیا گیا ہے جنکو روایات احاد قرار دیا ہے اب لکھتے ہین کہ ایک روایت
یا شہادت برائے نام بھی ایسی پیش نکر سکے جس سے شیعون کے امام غائب کا ابتک کہین دنیا مین بجسد
عنصری موجود ہونا ثابت ہو۔

۲۰۔ جواب سابقہ مذکور یہان قورمہ پلاؤ و ناشتہ کی حاجت نہین اوسکو دم پر رہنے دیجیے یہان تو بقول
شاعر ع پنجتن کا واسطہ دیکر انیس + ہمنے جو چاہا خدا سے مل گیا۔

۲۱۔ منشی صاحب نے سنہ ۱۹۰۳ء مین جو کھلی چٹھی بنام میر علی صاحب اگر بھیجی تھی اوس سے بہت پہلے سے شیعون کا مطالبہ
اثبات ایمان حضرات ثلثہ کا چلا آرہا ہے اور اگر کوئی رسالہ صمصام الحق وغیرہ آپنے لکھا ہے تو وہ بھی بہت
مسبوق ہے منشی صاحب کا سوال دربارہ اثبات ایمان و اثبات عصمت مفترض الطاعۃ ہونا آئمہ اثنا عشر
علیہم السلام کا محض بطریق معارضہ و مکابرہ ہے اسکو بہت قبل ایک سوال دربارہ اثبات ایمان حضرات
ثلثہ منجانب اہل تشیع کیا جا چکا ہے اوسکے جواب سے تو اہلسنت قاصر رہے اب بجائے جواب کے یہ پہلو گریز کا نکالا
گیا ہے لہذا جب تک حضرات ثلثہ کا ایمان حسب استفسار اہل تشیع ثابت نہ ہو لے یہ سوال محض بیکار ہے
ہان اگر اثبات ایمان حضرات ثلثہ سے دست برداری یا سکوت اختیار کیا جاوے تو اوسوقت ہم بعون اللہ
ایمان و عصمت و واجب الاطاعۃ ہونا وغیرہ وغیرہ دربارہ آئمہ اثنا عشر علیہم السلام بدلائل قطعیہ و
احادیث صحیحہ ثابت کرینگے مع ذلک ۱۳۰۵ سنہ ماضیہ مین ایسا ہی سوال اہل تشیع سے ہو چکا ہے جسکے جوابات
نہایت شرح و بسط کیساتھ کتاب تشفی خوارج و اہلسنت سال ۱۳۱۲ھ مؤلفہ مولوی سید محمد حسن صاحب

۳ و کتاب اخبار مرتبہ عبد التقی صاحب قزلباش سنہ ۱۳۱۴ مین تحریر ہین من شاء فلیرجع الیہما۔ نوٹ جو الفاظ نامناسب منشی صاحب نے بلاوجہ استعمال کئے ہین
اونکے جواب سے قصداً پرہیز کیا گیا ہے کہ بحث کا رخ نفسانیت کیطرف نہ پھر جاے۔ سید موسی رضا مختار و سکرٹری انجمن معین المومنین اٹاوہ